یا اُن کی اُمِ ولد زبرا نے اس وعدے پر اُن کی زنجیریں کھول کر سواری کا گھوڑا بھی دیا کہ شام کو وہ واپس آکر پھر زنجیریں پہن لیں گے۔ انہوں نے شجاعت اور ایفائے عہد کا ایسا نمونہ دکھایا کہ سعد بن وقاص بھی حیرت زدہ رہ گئے۔ رات کو گھر آنے پر ابو محجن کا حال معلوم ہوا تو انہیں آزاد کرکے فرمایا کہ تم جیسے جانباز کو میں قید میں نہیں رکھتا۔ ابو محجن نے جواب دیا کہ اب میں بھی شراب کے قریب نہ جاؤں گا۔

قصے کی مزید تفاصیل سے قطع نظر شراب کی حرمت اور شراب نوشی کے قابلِ سزا جرم ہونے کی بدیہی شہادت موجود ہے اور پھر اس سے بڑی شہادت کیا ہوگی کہ سیدنا عمر فاروق نے اپنے فرزند کو شراب نوشی کی ایسی سزا دی کہ آج بھی لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔

۳۔ گناہ ہم جنسی یا سدومیت (SADOMY) کی کوئی سزا واضح طور پر قرآن مجید میں موجود نہیں ہے بلکہ جو لوگ رسولؐ کی تبیینِ قرآن سے آزاد ہو کر خالص قرآنی قانون تک ذہن کو محدود رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ تو یہی کہیں گے کہ یہ حرام نہیں ہے۔ کم تر درجے کی بُرائی ہے۔ اور وہ بھی صرف ازواج کی حد تک۔ لیکن شریعت کا شعور رکھنے والے اذہان فوراً اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ اس جرم کی شناعت عام زنا سے بھی زیادہ ہے۔ اگر رسولِ خداؐ کی سنّت اور صحابہؓ کی سوسائٹی کے عملی نمونوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو قومِ لوطؑ کے احوال کے بیان کے علاوہ کوئی براہ راست ممانعت سدومیت کی نہ ملے گی۔ براہ راست ایک ممانعت اشارۃً ہے تو وہ ازواج سے وطی فی الدبر کے لیے ہے۔

ایسی ہی مثالوں سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ "قرآن مع رسولؐ" ہی سے پوری ہدایت مل سکتی ہے جو باہم دگر لازم و ملزوم ہیں۔

۴۔ خمر کے مفہوم کو انگوری شراب تک محدود اور امتناع کو اس کے لیے مخصوص رکھنا انہی لوگوں کے لیے ممکن ہے جو رسولؐ سے قرآن کو منقطع کر سکے ہیں۔ حضورؐ نے حسبِ ذیل صراحتیں فرمائی ہیں:-

حضورؐ سے ان شرابوں کے متعلق سوال کیا گیا جو شہد یا جَو وغیرہ سے بنائی جاتی تھیں، جواب میں فرمایا: كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ (مسلم) ہر نشہ دار چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔ گویا قرآن میں جو لفظ خمر استعمال ہوا ہے، اُس کے جامع اصطلاحی مفہوم کو آپؐ نے متعین

فرما دیا۔

اگر کوئی شخص اسے نہ ملنے تو اُسے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ انگور کے علاوہ دیگر اجناس سے بننے والی شرابوں میں نشہ نہیں ہوتا۔ اور اُن سے وہ مفاسد نہیں پیدا ہوتے جن کا ذکر ممانعتِ شراب کی آیت میں ہے؟

— دوسری توضیح یہ فرمائی کہ مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ (احمد، ابوداؤد، ترمذی) یعنی جس چیز کی کثیر مقدار نشہ دیتی ہو اُس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

— شراب سازی، شراب کی تجارت اور نقل و حمل سب کو منع فرمایا۔ حدیث ہے کہ۔

لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ: عاصرھا و معتصرھا ای طالب عصرھا، وشاربھا وحاملھا والمحمولۃ الیہ وساقیھا وبائعھا واکل ثمنھا، والمشتری لھا والمشتراۃ لہ۔ شراب بنانے والے اور بنوانے والے، لے جانے والے پلوانے، خریدنے اور بیچنے والے اور دیگر متعلقہ فریقوں کو لعنت کا مستحق قرار دیا۔

— ایک شخص نے خمر کے متعلق سوال کیا تو حضورؐ نے اُسے اُس کے استعمال سے منع فرمایا۔ اُس شخص نے کہا کہ میں اسے دوا کے طور پر بناتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا " اِنَّہٗ لَیْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰکِنَّہٗ دَاءٌ (یہ دوا نہیں، بیماری ہے)۔ (مسلم، احمد، ابوداؤد، ترمذی) اس سلسلے میں ابن مسعود کا روایت کردہ یہ ارشاد ہم تک پہنچا کہ اللہ نے جن چیزوں کو تمہارے لیے حرام کیا ہے اُن میں شفا نہیں رکھی (بخاری، تعلیقاً)

اگر کسی شخص کا نقطۂ نظر یہ ہو کہ قرآن کا ایک لفظ لے کر توضیحاتِ رسولؐ اور احکامِ رسولؐ سے بالکل رُوگردانی کر کے اس کا مفہوم متعین کرنا ہے تو پھر سارے قرآن کو بالکل اُلٹا یا جا سکتا ہے۔

قرآن اور حدیث کے قوانینِ حرمت کو سامنے رکھ کر فقہاء نے ایک قاعدہ کلیہ بنایا ہے، جس کی صحت کو عقلِ سلیم رکھنے والا ہر شخص بلا تامل محسوس کر لے گا کہ " ما ادّی الی الحرام فھو حرامٌ" جو چیز حرام تک پہنچانے یا حرام میں مبتلا کرنے کی باعث بنے وہ بھی حرام ہے۔ اس قاعدہ کے مطابق قرآن ہی میں بے شمار احکام ہیں، مثلاً پردے کا سارا نظام زنا کو روکنے کے لیے ہے۔ شریعت کو جس چیز سے روکنا ہوتا ہے وہ صرف اسی سے منع نہیں کرتی، بلکہ اُس کے ذرائع اور محرکات و مؤیدات کا سدِّباب کرنے کے لیے فصیلیں بناتی ہے، باڑیں لگاتی ہے۔ اب جن لوگوں کو نظامِ شریعت کی ساخت ہی کا علم نہ ہو وہ کسی آیت یا کسی آیت کے کسی لفظ کو لے کر جو معنی چاہیں اس پر لاد سکتے ہیں۔